



سوال

(15) راستوں میں نماز پڑھنے کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا راستے بھی ان مقامات میں داخل ہیں جہاں نماز پڑھنا ممنوع ہے؟ اس کی کیا دلیل ہے؟ اور پھر اس میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں تطبیق کی کیا صورت ہوگی کہ ”میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا ہے؟“

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں وہ راستہ جس پر لوگ چلتے اور اسے اپنے پاؤں سے پامال کرتے ہیں وہ بھی ان سات مقامات میں داخل ہے۔

جن میں نماز پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، چنانچہ ابن ماجہ نے ”سنن“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(سنن مؤاظن لا تجوز فیہا الصلۃ: ظاہر بیت اللہ، والمنقبۃ والمنزبۃ، والمجزۃ، والنحام، وعطن الایل، ومجہ الطریق) (جامع الترمذی الصلاة باب ماجاء فی کراہیۃ ما یصلی الیہ وفیہ ح: 346 و سنن ابن ماجہ المساجد باب المواضع التي تنکرہ فیہا الصلاة ح: 747 واللفظ ل)

”سات مقامات ایسے ہیں جن میں نماز جائز نہیں۔ (1) بیت اللہ شریف کی چھت (2) قبرستان (3) کوڑے کرکٹ کا ڈھیر (4) مذبح خانہ (5) حمام (6) اونٹوں کا باڑہ (7) راستہ۔“

اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن کچھ اور احادیث بھی ہیں جن میں ان مقامات کا ذکر ہے جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ اور ان میں اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جعلت لی الارض مسجداً وظنوراً وأیما رمل من أمتی أدرکتہ الصلۃ فلیصل) (صحیح البخاری الصلاة باب قول النبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعلت لی الارض ح: 438 و صحیح مسلم المساجد باب المساجد ومواضع الصلاة ح: 521 ومسند احمد: 3/304)

”میرے لیے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا گیا ہے۔ آدمی کے لیے جہاں نماز کا وقت ہو جائے، وہ وہاں نماز پڑھے۔“



تطبیق اس طرح ہوگی کہ حدیث جابر وغیرہ جن میں ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے، عام ہیں اور وہ احادیث خاص ہیں جن میں کچھ مقامات میں نماز پڑھنے کی ممانعت آتی ہے۔ لہذا ان احادیث سے ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت والی احادیث کے عموم کو خاص کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ بظاہر متعارض احادیث میں تطبیق کا معروف قاعدہ ہے، ہاں البتہ بوقت حاجت و ضرورت کسی ممنوع جگہ پر نماز ادا کرنا جائز ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

مساجد کے احکام: ج 2 صفحہ 30

محدث فتویٰ